صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم اکتوبر 2019ء بمطابق یکم صفر المظفر 1441ہجری دوپہر دو بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُواْۚ ٱعۡدِلُواْ هُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَO وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٌ وَأَجۡرٌ عَظِيمٌO وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِـَٔايَـٰتِنَآ أُوْلَـٰٓئِكَ أَصۡحَـٰبُ ٱلۡجَحِيمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور'، کوئسچن نمبر 2437، جناب بہادر خان صاحب۔

* 2437 _ جناب بہادر خان: کیاوزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک گزشتہ حکومت نے ضلع دیر پائین میں کھیل کوداور سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے فنڈ خرچ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کہاں کہاں اور کس کس سٹیڈیم پر خرچ کیا گیا ہے، نیز مذکورہ ضلع میں کتنے رجسٹرڈ کھیل کے کلب ہیں، ان کے ناموں کے بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف {سینئیر (وزیر سیاحت، کھیل، ثقافت)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ضلع دیر پائین میں سٹیڈیم کی تعمیر پر کئے گئے اخراجات کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہے، ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر ضلع دیر پائین کے مطابق موجود کھیل کے رجسٹرڈ کلبوں کی تعداد اور نام بھی ایوان کو فراہم کئے گئے۔

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، اول خو تاسو ته پخیر راغلې وایو، ډیرې ورځې نه وئ----

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔

جناب بہادر خان: راغلی یئ نو پخیر راغلئ۔ زه سپلیمنټري په دیکښې او ما سلطان خان اولیدو، ده سره مو خبره هم اوکړه، کوم تعداد ئے چې ورکړے دے ما ترې تعداد غوښتے دے، ضلع دیر پائین میں سٹیڈیم کی تعمیر پر کئے گئے اخراجات کے تفصیلات منسلک ہیں، دا ئے ورکړی دی۔ کوم آخراجات ئے چې ورکړی دی په دیکښې چې پندره ملین روپئ ثمر باغ سټیډیم ته بنائی او سات ملین مونډه سټیډیم ته بنائی، په دیکښې لګیدلې هم ډیرې دی لکه هغه د سات ملین نه زیاتې راغلې دی خو ده ښودلې سات ملین دی، نو دا سات ملین په دیکښې او پوره یو ملین هم نه دی لګیدلی، سات ملین نه زیات یو هم نه ده لګیدلی ځکه چې زما کور کلے دے، دغه حلقه زما ده، دا نور خو د ضلعې تفصیل دے، زه نشم وئیلې چې دلته د هغه ضلعې نور ممبران صاحبان نشته دے خو زه د دې خپل ثمر باغ او د مونډا خبره

کوم چې پندره ملین او سات ملین دی، دې دواړو کښې یو یو ملین هم نه دی لګیدلی، درخواست درته کوم چې په دیکښې ډیر زیات خرد برد شوے دے۔ بل دا رجسټرډ کوم کلرک ئے چې وئیلی دی، په دیکښې د دې نه زیات رجسټرډ دی خو د دوئ ورسره هیڅ قسمه تعاون نشته دے ، هیڅ قسمه تعاون ، او په دیکښې به د دې ټول شی پته اولګی چې دا کمیټۍ ته حواله شی، درخواست کوم ستاسو په وساطت چې دا کمیټئی ته لاړ شی، دغه کښې به پورا پورا پته اولګی۔ د دې نن سبا ګورئ دا کهیل چې دے دا د ژوند یو حصه ده، د خدائے په خاطر دې ته په صحیح نظر اوګورئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلطان محمد خان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، شکریه۔ دا کوم ډیټیل چې دوئ غوښتے وو، آنریبل بهادر خان صاحب نو هغه خو خیر په دې جواب کښې ټول راغلی دی خو که بهادر خان صاحب وائی چې یره زه نور هم په دیکښې ځان پوهه کول غواړم یا څه خبرې مخې ته راوستل غواړم، ډیټیل ته پکښې ځم نو حکومت ته پکښې څه اعتراض نشته دے ، دا سټینډنګ کمیټۍ هم د دې د پاره جوړې دی چې دا قسمه ایشوز راځی نو مونږ ته پرې څه اعتراض نشته که سټینډنګ کمیټئی ته دا یوسی او هلته کښې ئے چیک کړی، Verify ئے کړی نو دومره څه غټه خبره نه ده۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 2437 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. It is referred to the concerned Committee. Question No. 2508, Sahibzada Sanaullah Sahib, not present it lapses. Question No. 2417, Sahibzada Sanaullah Sahib, not present, it lapses. Nighat Yasmin Orakzai, Question No. 2416.

* 2416 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ذخیرہ اندوزی کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ذخیرہ اندوزی (Black marketing) کے تحت جرم کرنے والوں سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، صوبے میں ذخیرہ اندوزی کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ذخیرہ اندوزی Black marketing کے تحت دفعہ 273/269، 6/3 اور 7/3 کی خلاف ورزی کرنے والوں سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے جس کی تفصیل ڈویژن وائز درج ذیل ہے:

پشاور ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع پشاور 131748400 جرمانہ اور ضلع چارسدہ 5871700 میں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائیوں کی مد میں وصول کیا گیا ہے، جبکہ ضلع نوشہرہ سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔
مردان ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع مردان کی تمام تحصیلوں میں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائیوں کی مد میں 2650000 جرمانہ وصول کیا گیا ہے جبکہ ضلع صوابی سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔
ملاکنڈ ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع دیر پائین میں زخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائیوں کی مد میں 22643555 جرمانہ وصول کیا گیا ہے جبکہ ملاکنڈ ڈویژن کے دیگر اضلاع سوات، شانگلہ، بونیر، دیر بالا، چترال اور ملاکنڈ سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔
ہزارہ ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کی دوران ہزارہ ڈویژن کے تمام اضلاع میں سے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔
کوہاٹ ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کی دوران کوہاٹ ڈویژن کے تمام اضلاع میں سے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔
بنوں ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کی دوران بنوں ڈویژن کے تمام اضلاع میں سے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے
ڈی آئی خان ڈویژن	گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع ڈی آئی خان کی تمام تحصیلوں میں ذخیرہ

اندوزوں کے خلاف کارروائیوں کی مد میں 397700 جرمانہ وصول کیا گیا ہے جبکہ دیگر اضلاع سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔	

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ میرا کوسچن ہے جو کہ محکمہ داخلہ سے Related ہے۔ اس میں انہوں نے مجھے تفصیل دی ہے، میں اس تفصیل سے مطمئن ہوں، تمام ڈویژن کی انہوں نے مجھے تفصیل دی ہے لیکن ابھی بھی کچھ تحفظات اس میں ہیں، وہ یہ ہیں کہ میں صرف گورنمنٹ کی رہنمائی کے لئے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سات ڈویژن میں انہوں نے یہ کارروائیاں کی ہیں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف، ایک جگہ بنوں ڈویژن ہے اور وہ سب سے بہترین ڈویژن ہے جس میں کسی کو نہ جرمانہ ہوا اور نہ ہی وہاں پر ذخیرہ اندوزی ہوئی، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے جو سرکردہ سیاسی رہنما ہیں، ان کی گہری نظر ہے اپنے ڈویژن پہ اور وہ وہاں پہ ایسا ہی یہ مثال قائم ہو جائے جس طرح بنوں میں ذخیرہ اندوزی نہیں ہو رہی ہے، میں اس کا کریڈٹ اپنے الیکٹڈ ممبرز کو دوں گی کہ جن کی وجہ سے، اکرم خان درانی صاحب وہاں سے ہیں اور میرے ممبران وہاں سے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ بنوں ڈویژن وہ سب سے بہترین جا رہا ہے، وہاں پہ ذخیرہ اندوزی نہیں ہے، اگر میرے تمام ممبران جو بھی Related محکمے سے، Related ڈویژن سے یا ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتے ہیں، اگر وہ بھی اس پہ گہری نظر رکھیں، ان لوگوں کی نشاندہی کریں جو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں، میرا تو خیال ہے کہ یہ ایک بہت بہتر کام ہوگا، جیسے آج ہم بنوں کو ایک Appreciation دے رہے ہیں اس طریقے سے تمام ڈویژن کو فائدہ ہوگا۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ کوسچن نمبر 2461، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ!

* 2461 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ قائم مقام ڈی جی احتساب کمیشن خیبر پختونخوا کے پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) ڈائریکٹریٹ میں مالی نقصانات کی ذمہ داری بھی قائم مقام ڈی جی پر عائد ہوتی ہے؛

(2) مذکورہ نقصانات کے حوالے سے اب تک ڈی جی سے کیا پوچھ کچھ کی گئی ہے اور نقصانات کے ازالہ کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ خیبر پختونخوا احتساب کمیشن کو جواب کی فراہمی کے لئے مراسلہ لکھا گیا جس کے تسلسل میں یاددہانی کے مراسلے بھی لکھے گئے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جواب میں احتساب کمیشن نے مسؤلہ تفصیل فراہم کرنے سے معذرت ظاہر کی۔ (تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) اس اثناء میں احتساب کمیشن صوبائی اسمبلی سے منظور کردہ خیبر پختونخوا احتساب کمیشن (Repeal) Act 2018 کے تحت ختم ہو گیا (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جس کے تحت اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل شدہ ریکارڈ کی جانچ پڑتال سے مسؤلہ تفصیل کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! آپ ذرا یہ سوال پڑھیں، یہ تیسری دفعہ اس ہاؤس میں آیا ہے، اس سوال سے میں مطمئن نہیں ہو سکتی ہوں، اس پہ آپ دیکھ لیں کہ محکمے کا کیا جواب ہے؟ محکمہ بالکل اس میں، میرا سوال یہ تھا کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ آیا یہ درست ہے کہ قائمقام ڈی جی احتساب کمیشن خیبر پختونخوا کے پرنسپل اکاؤنٹ آفیسر ہیں، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈائریکٹریٹ میں مالی نقصانات کی ذمہ داری بھی قائمقام ڈی جی پر عائد ہوتی ہے، آپ ذرا جواب دیکھیں، اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس ضمن میں عرض ہے کہ خیبر پختونخوا احتساب کمیشن کو جواب کی فراہمی کے لئے مراسلہ لکھا گیا جس کے لئے تسلسل میں بار بار مراسلے بھی لکھے گئے م کاپی لف ہے، جواب میں احتساب کمیشن نے تفصیل فراہم کرنے سے معذرت کر لی۔ سر، پہلا سوال تو یہ مجھے بتایا جائے کہ احتساب کمیشن قائم ہوا تھا لوگوں کا احتساب کرنے کے لئے، اس میں بڑے بڑے لوگ جو ہیں وہ گرفتار بھی ہوئے، ان کی گرفتاری کے بعد ان پہ الزامات بھی لگے، انہوں نے ٹی اے، ڈی اے بھی لیا اور یہ پرنسپل اکاؤنٹنٹ تھے، انہی کے Signatures اس میں موجود ہیں، انہی کے Signature سے یہ سارا کام چلتا رہا لیکن یہ بار بار جو اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، ہمیشہ کے لئے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہم لوگ مار کھاتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ساری چیزیں چھپا کے رکھتے ہیں، ایک دوسرے کو Cover آپ دیتے ہیں اور سیاستدانوں کی پگڑیاں جو ہیں، یہی اسٹیبلشمنٹ ڈویژن دوسرے اداروں کے ساتھ مل کے سیاستدانوں کی پگڑیاں اچھالتا ہے۔ اس میں لوگ گرفتار ہوئے ہیں، اس میں سب کچھ ہوا ہے، یہ بندہ اسی کے اکاؤنٹ، اسی کے Signature سے وہ تمام ٹی اے، ڈی اے تنخواہیں ہر چیز جو ہے وہ Facilitate ہوتا رہا ہے۔ اب آئیں دوسرے سوال کی طرف جس میں میں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ نقصانات کے حوالے سے ابھی تک

ڈی جی سے کیا پوچھ گچھ کی ہوئی ہے نقصانات کے آزالے کے لئے ؟اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یہ Repeal ہو گیا ہے 2018 میں تو اس کا مطلب ہے کہ منتقل ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کم از کم ہم سیاستدانوں کو اتنا بھی بے وقوف نہ سمجھے کہ ہم بالکل ہی بے وقوف ہیں، یہ الگ بات ہے کہ ان میں بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہوں گے اور اسٹیبلشمنٹ کا جو سربراہ ہے جو بھی ہے وہ مجھے اس قسم کے جواب سے مطمئن نہیں کر سکتا ہے۔ اس میں باقاعدہ جب آپ ایک ڈیپارٹمنٹ کو ختم کرتے ہیں، سب سے پہلے تو مجھے یہ بتایا جائے کہ احتساب کمیشن جب ختم ہوا، ایک کروڑ روپے کی اس پہ لاگت آئی تو اس میں ریکوری بھی نہیں ہوئی، ایک ارب اس میں کوئی ریکوری بھی نہیں ہوئی تو پھر یہاں سے جب Repeal ہوتا ہے تو وہ باقاعدہ لین دین ہوتا ہے، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا جو ادارہ ختم ہو ہوتا ہے، ان کے درمیان باقاعدہ ہینڈ اوور اور ٹیک اوور ہوتا ہے، یہ باقاعدہ ان کے پاس تمام معلومات موجود ہیں، مجھے اس لئے جواب فراہم نہیں کیا جا رہا ہے کہ اس میں بہت زیادہ گھپلے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پھر اسی شخص پہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس وزیر قانون صاحب نے ایک اس پہ رائے دی گئی ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ رائے دی تھی کہ یہ شخص چونکہ اس پوسٹ کے لئے نااہل ہے، یہ اس کے قابل نہیں، قابلیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ اکاؤنٹنگ آفیسر جو ہے تو As اکاؤنٹنگ آفیسر کام نہیں کر سکتا، تو لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھی اس کا باقاعدہ طور پر پروف موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گی، میں بہت زیادہ تحمل سے اس پر اور ایک بی آر ٹی پر کام کر رہی ہوں لیکن آج اس کو آپ یا کمیٹی کے حوالے کریں یا ہمارے ارکان اسمبلی کی کوئی کمیٹی تشکیل دیں، بے شک میں اس میں نہ ہوں، مجھے اس میں شوق نہیں ہے کہ اپنا وقت اس میں ضائع کرتی رہوں لیکن ایسے سینیئرز لوگوں کی کمیٹی ہو جو باقاعدہ اس کی تحقیق کرے، یعنی پیپر موجود ہے، احتساب کمیشن جب خود ہی اپنا احتساب نہیں کر سکتا اور لوگوں کی پگڑیاں انہوں نے اچھالی ہیں، لوگوں کو گرفتار کیا ہے، ان پہ کیسز بنائے ہیں جناب سپیکر! یا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور یا پھر اس کو جو ہے، ہماری کوئی ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے، میں ہاؤس کی کمیٹی کو زیادہ پریفر کروں گی، جس میں ہمارے اکرم درانی صاحب ہوں گے جس میں کوئی اور سینیئر جو ہیں جو ہماری سینیئر لیڈر شپ ہے، آپ کی طرف سے بھی جو لوگ ہیں، ان کو بھی ڈالیں، اس کی باقاعدہ چھان بین کی جائے، میں اس پہ مطمئن نہیں ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! نگہت بی بی نے بڑا اہم نکتہ اٹھایا ہے، اس احتساب کمیشن کی وجہ سے اس صوبے میں پانچ سالوں سے بہت زیادہ نقصان بھی ہوا ہے، یہاں پر نقصانات کے حوالے سے اس کا ڈی جی ذمہ دار ہے لیکن میرے خیال میں اس کے بنانے والے بھی ذمہ دار ہیں، آئیڈیا کس کا تھا؟ اگر اس ملک میں نیب بھی موجود ہے، اینٹی کرپشن بھی ہے، ایف آئی اے بھی ہے، ان ساری چیزوں کے علاوہ یہاں پر کیا ضرورت تھی کہ انہوں نے احتساب کمیشن بنایا اور اس احتساب کمیشن پر میں نے پہلے بھی یہاں پر یہ گزارش کی تھی کہ خدارا اس احتساب کمیشن کے جتنے بھی اخراجات ہوئے ہیں اس کو اسمبلی کے فلور پر لائیں، اس احتساب کمیشن نے یہاں پر ہمارے عزت دار سیکرٹریوں کو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہتھکڑیوں میں پیش کیا اور وہ نظارے ہم دیکھتے رہے، اس احتساب کمیشن کی وجہ سے اس اسمبلی کا ایک معزز ممبر ضیاء اللہ آفریدی بھی اس کے شکنجے میں آیا، اس احتساب کمیشن نے نہ اس کے تقدس کا خیال رکھا ہے اس اسمبلی کا اور اس احتساب کمیشن نے اس گیلری کا تقدس بھی پامال کیا ہے، ہمارے سامنے جو بیٹھے ہیں، ہماری حکومتیں چلاتے ہیں، اس کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں، پھر یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ جب وہ احتساب کمیشن بنانے والے کو Arrest کرنے والے تھے، جب اس احتساب کمیشن کو بنانے والے کو Arrest کرنے والے تھے تو اس وقت پھر انہوں نے سوچا کہ اس احتساب کمیشن کو ختم کیا جائے، اس کا خاتمہ کیا گیا، میں گورنمنٹ سے یہی استدعا کروں گا، نگہت بی بی کی جو بات ہے کہ اس کے لئے ایک کمیشن بننا چاہیئے اس اسمبلی سے اور اس میں گورنمنٹ کے ممبران بھی ہوں، اس میں اپوزیشن کے ممبران بھی ہوں، جب کبھی پوچھنے کی بات آتی ہے، خواہ وہ بی آر ٹی کی ہو یا بلین ٹریز کی ہو یا مالم جبہ کی ہو تو اس میں پھر گورنمنٹ احتساب کمیشن سے بھاگتی ہے، بڑے بڑے دعوے کرتی ہے کہ ہم نے پورے ملک میں جن لوگوں نے کرپشن کی ہے، ان کو ہم نہیں چھوڑیں گے، ہم بھی آج اس اسمبلی میں کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر بی آر ٹی میں کسی نے بھی کرپشن کی ہے، ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے، مالم جبہ میں کسی نے بھی کرپشن کی ہے ہم نہیں چھوڑیں گے، یہاں پر جو احتساب کمیشن کا بے حد نقصان کیا، اس کو ہم نہیں چھوڑیں گے (تالیاں) آج ہمیں واضح طور پر یہ گورنمنٹ جواب دے دے کہ واقعی اگر وہ کرپشن میں مخلص ہے، کرپشن میں جو اس کی آئیڈیالوجی ہے، ان کی جو پارٹی کا منشور ہے، وہ تو پھر یہاں سے سلطان صاحب جب ہمیں جواب دیتے ہیں یا کوئی صاف کہہ دیں کہ ہم کمیشن کا اعلان کرتے ہیں، احتساب کمیشن کی چھان بین کے لئے بھی اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو کیوں ہوئی ہے؟ احتساب کمیشن کیوں بنایا؟

کیوں ختم کیااور فوری انکوائری کے لئے اس اسمبلی کاایک کمیشن بنائیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ جو کمیشن بنایا تھا بلین ٹری کے لئے، اس کے ساتھ اس حکومت نے جو کچھ کیا وہ بھی آپ کے سامنے ہے لیکن آج کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ یہاں پر سلطان صاحب ابھی کوئی کتاب کا حوالہ دیں گے تو یہاں پر کچھ ہماری روایات بھی ہیں، وہ ادھر بھی کوئی ایسی بات تو نہیں ہے، کسی بھی آدمی پر کرپشن ثابت ہو جائے تو پھر گرفتار نہیں کریں گے، کرپشن کچھ ثابت نہ ہو، اس ملک کی نہ خواتین کی عزت کا خیال رکھا گیا، نہ چادر اور چار دیواری کا خیال رکھا گیا، لوگوں کے گھروں کی عزتیں لوٹی گئیں اور ہم آج بھی کہہ رہے ہیں کہ آج صاف بات ہونی چاہیئے، اس اسمبلی میں ہم احتساب کمیشن بنانے کے لئے تیار ہیں کہ نہیں ہیں؟ ایک صاف جواب ہمیں آنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر سلطان محمد خان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): شکریہ، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، دونوں آنریبل ممبرز کا، لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی بات کی، اس کے اوپر پہلے بھی اسی فلور آف دی ہاؤس پر بات ہوئی ہے احتساب کمیشن کی، ہر پارٹی کی اپنی ایک پالیسی ہوتی ہے، ہر پارٹی کا اپنا ایک منشور ہوتا ہے، سیاست نام ہی اسی کا ہے کہ ہمیں اختلاف ہوتا ہے ایک دوسرے کی رائے سے، ایک دوسرے کے منشور سے، ایک دوسرے کی پالیسی سے، پاکستان تحریک انصاف جو اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس صوبے میں یہ موقع دیا ہے کہ ہم دوسری مرتبہ اس صوبے میں ہماری میجارٹی آئی ہے، ہماری پالیسی بہت زیادہ کلیئر ہے بلکہ پاکستان تحریک انصاف تو وجود میں بھی تب آئی تھی اور ضرورت بھی تب پڑی تھی کہ ملک میں جو کرپشن کے حوالے سے ایک ماحول تھا، ناانصافی کے حوالے سے ایک ماحول تھا، پی ٹی آئی تو اسی تناظر میں وجود میں آئی، اب بات احتساب کمیشن کی ہے، ہماری بات بہت زیادہ کلیئر ہے، مجھے اپوزیشن کی بات پسند نہیں آئے گی لیکن وہ ان کی رائے ہے، میں اس کا احترام کرتا ہوں، میری بات اپوزیشن کو پسند نہ آئے لیکن یہ میرا بھی ایک رائٹ ہے، میں اپنی بات کرنے کا مجاز ہوں، ہو سکتا ہے ان کو پسند نہ آئے تو وہ اس سے اختلاف بھی کریں وہ ان کا رائٹ ہے لیکن کلیئر ہم ادھر ہیں کہ جب پچھلے دور میں احتساب کمیشن بنا تھا، ضرورت اس لئے اس وقت محسوس کی گئی کیونکہ ہمیں اعتماد نہیں تھا، وفاقی سطح پر جو حکومت اس وقت بنی ہوئی تھی، ہمیں اس کے اوپر یہ اعتماد نہیں تھا، ہمیں اس کے اوپر ریزرویشن بھی یہی تھی کہ اداروں میں جو مداخلت ہو رہی ہے، وہاں پر جو نیب جس طرح آنریبل اکرم درانی صاحب کہہ رہے ہیں، ٹھیک ہے، ایک ادارہ 1999 سے موجود ہے لیکن

ہمیں یہ اعتماد نہیں تھا کہ وہ ان کا فوکس یا ان اداروں کا فوکس اس دور حکومت میں وہ صحیح طریقے سے اینٹی کرپشن کے خلاف ہے، یہ ضرورت یہاں پر محسوس ہوئی، ہم نے احتساب کمیشن جو ہے، کیونکہ ہمارے صوبے کی حد تک حکومت تھی، ہم نے احتساب کمیشن صوبے کی حد تک بنایا، اس نے کام کیا، ڈیٹیل آنریبل ممبرز مانگ رہے ہیں، خواہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، خواہ وہ نگہت اورکزئی صاحبہ ہیں تو وہ ڈیٹیل بالکل اس کے بارے میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کے اوپر ہاؤس میں بالکل ڈیبیٹ بھی ہونی چاہیئے، احتساب کمیشن جب بنا تو اس نے کیا Achieve کیا، اس کے اوپر کتنا خرچہ آیا، اس نے کتنے لوگوں سے کتنی دولت واپس لی، کیا فائدہ عوام کو ہوا، کیا فائدہ حکومت کو ہوا؟ اس کے بارے میں تو ہم Transparent ہیں، اس وقت جو بار بار اس کے بارے میں سوال ہوتا ہے، بار بار اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے یہی جواب آتا ہے، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، میں نے یہ ریکویسٹ کے ساتھ کہا تھا کہ چونکہ اب Repeal ہو گیا ہے احتساب کمیشن اور ہم نے ہی اس اسمبلی نے احتساب کمیشن کو، اس کے قانون کو Repeal کر کے احتساب کمیشن کو بند کر دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ہم سمجھتے ہیں کہ جو ادارے ہیں وہ آزادانہ اپنا کام کر رہے ہیں، ہمارے لوگوں کے اوپر بھی کیس بنا رہے ہیں، جہاں پر ان کو پتہ لگتا ہے کہ وہ اپوزیشن کے لوگوں کے اوپر بھی کیس بنا رہے ہیں، ایک آزادانہ ماحول میں ان اداروں کو ایک آزادانہ ماحول دیا گیا ہے، کام کر رہے ہیں، یہ جو ڈیٹیل، وہ Repeal ہو گیا یہ قانون اور اس کے Assets ابھی حوالہ ہونے کے پراسیس میں ہیں اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو، تو کچھ ڈیٹیل وہ مانگ رہے ہیں، ادھر سے ان کو کیا ہے، ان کے پاس جو انفارمیشن ہے، یہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو ہے یہ ان کا فرض ہے، یہ کوئی وہ ہمارے اوپر کوئی احسان یا حکومت اپوزیشن کے اوپر کوئی احسان نہیں کرتی ہے، جب یہ ڈیٹیل دیں لیکن چونکہ Transitional period ہے، وہاں سے جو Assets ہیں وہ حوالہ ہو رہے ہیں اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو تو اس وجہ سے وہ جو ڈیٹیل ہے، اگر کل کو ڈیٹیل غلط آ گئی تو پھر بھی یہاں سے آنریبل ممبرز کہیں گے کہ آپ نے ڈیٹیل غلط دی ہے، اس وجہ سے اس وقت تک یہ ڈیٹیلز جو ہیں، چونکہ Transitional period ہے، کچھ Assets ابھی حوالہ ہونے ہیں، کچھ حوالہ ہو چکے ہیں، کچھ کا Possession لینا ہے، وہاں پر صرف دیکھنا ہے، چھان بین اس کی کرنی ہے کہ اس کے اندر کیا کیا لکھا ہوا ہے؟ تو اس وجہ سے۔۔۔۔

(قہقہے)

وزیر قانون: آپ ہنس رہے ہیں، مجھے اس لئے ہنسی آگئی ہے، مجھے کوئی ہنسنے کی اس میں کوئی بات نہیں ہے لیکن میرے آنریبل میرے بزرگ ہیں، وہ ہنسے تو مجھے بھی ہنسی آگئی ہے۔ سر، اس میں یہ ہے کہ اس وقت تک آپ انتظار کریں بالکل ہم بھاگیں گے نہیں، اس کام سے کلیئر ہے ہم ٹرانسپیرنٹ ہیں، ہر ایک چیز جو ہے وہ بالکل میدان کے اوپر پڑی ہوئی ہے، ہم بھاگیں گے نہیں، آپ بے شک چاہتے ہیں تو اس کو کسچین کو پینڈنگ رکھ لیں، میں اسٹیبلشمنٹ میں ایک کام کر سکتا ہوں اور جو آپ کر رہے ہیں، میں ایک کام کر سکتا ہوں، اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری کو یہاں سے میں یہ ہدایت دے سکتا ہوں، اگر لیڈر آف دی اپوزیشن اور موؤر اگر مانتے ہیں، نگہت بی بی! میں ان کو یہ ایک ہفتے کا ٹائم، دو دن کا ٹائم، تین دن کا ٹائم وہ کہتی ہیں تو وہ میں یہاں پر ڈائریکشن دے سکتا ہوں کہ Within three days، جب بھی ہمارا Next session ہو گا، وہاں پر وہ ہمیں یا تو ہمیں یہ معلومات دیں گے یا پھر بتائیں گے کہ کتنے عرصے میں یہ معلومات اسمبلی میں آئیں گی؟ اس کے لئے ہم ٹائم فریم دے دیں گے، آپ ان کو چیک کر لیں، پھر اگر اس میں آپ کو کوئی چیز، ابھی آپ کو پتہ بھی نہیں ہے، ابھی تو آپ ویسے ہی بات کر رہے ہیں، آپ کو تو ویسے لوگ بتا رہے ہیں کہ اس میں یہ ہوا ہے وہ ہوا ہے، جب یہ انفارمیشن آپ کے پاس ہو گی، آپ اس کے اندر چھان بین کر لیں، پھر ضرورت پڑی تو اس کو یا اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں گے، ضرورت پڑی تو پارلیمانی کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں، اس سے ہم بھاگنے والے نہیں ہیں، میرے خیال میں اگر مسئلے کا حل ہے، میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ آپ مجھے یہ ڈائریکشنز دیں تاکہ وہ ڈیٹیل لے آئیں، ہمیں تو ڈیٹیل سے سروکار ہے، ہمیں تو ایک دوسرے کے اوپر پوائنٹ سکورنگ سے تو کوئی سروکار نہیں، ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ چیزیں سامنے آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ نگہت بی بی!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! سلطان خان نے بڑی عجیب سی باتیں کیں، ایک تو یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اس وقت ہمیں ضرورت اس لئے تھی کہ وفاقی حکومت ملی ہوئی تھی، پیپلز پارٹی، نون لیگ اور باقی وہاں پر احتساب سے ہم مطمئن نہیں تھے، وہاں پر ان کی حکومت تھی، آپ لوگوں نے جنرل حامد کو ہٹایا، آپ کی حکومت پانچ سال اور پرویز خٹک صاحب وزیر اعلیٰ تھے، آپ نے حامد کو ہٹایا، کیوں ہٹایا؟ وہ بھی ہم چاہتے ہیں کہ جب کمیشن بنے تو اس کو بھی ہم بلائیں گے، ہم جنرل حامد کو بلائیں گے کمیشن میں، ان سے پھر یہ معلوم کریں گے کہ حامد صاحب آپ کو کیوں ہٹایا؟ اس کی باتیں میڈیا پر آچکی ہیں کہ ہم نے صوبے

کے چیف منسٹر پر جب ہاتھ ڈالنا تھا،اس کے قریب کے ساتھیوں پر ہاتھ ڈالنا تھا تو مجھے ہٹایا گیا، یہ تو جنرل حامد صاحب کی بات ہے، ویڈیو پر آ گئی ہے۔ ابھی یہ ہے کہ یہ بات اس کی سٹیٹمنٹ جو ابھی ہمیں دی کہ اس لئے ہم لوگوں نے بنایا تھا کہ ہم اس کی نیب یا دوسرے اداروں سے آپ جب اپنی حکومت میں وہاں پر نیب بھی تھا، آپ لوگوں نے حامد کو کیوں ہٹایا؟ آپ لوگوں نے اس وقت پھر اس کو مفلوج کیوں کیا؟ ابھی آپ کی حکومت تھی، اس میں کوئی کام نہیں ہو رہا تھا، لہذا یہاں پر جب یہ بن رہا تھا، اسمبلی کے ریکارڈ پر یہ بات ہے کہ اپوزیشن نے اس کی مخالفت کی تھی، اس وقت بھی احتساب کمیشن کی اپوزیشن نے مخالفت کی تھی، ابھی بھی ہم صرف اتنا چاہیں گے کہ اس کمیشن کے لئے خدا کے لئے کچھ کمیشن تو اپنا بھی بناؤ، اس اسمبلی کو بھی تھوڑی سی عزت دو، اس کی بھی کچھ ساکھ بناؤ، ابھی احتساب کمیشن بنے جو رپورٹیں آپ کو موصول ہوئی ہیں، وہ اس کمیشن میں آ جائیں، رفتہ رفتہ آپ تو ہفتے کی بات کرتے ہیں، ہم آپ کو مہینے کی بات کر رہے ہیں کہ احتساب کے لئے ایک کمیشن بنا دیں اور جو کمیشن آپ کے سامنے آئے لیکن کمیشن اس طرح نہ ہو کہ یہ کمیشن پندرہ دن کے لئے ہم بناتے ہیں، یہ ایک مہینے کے لئے ہم بناتے ہیں اور پھر ایک مہینے میں تو رپورٹ بھی نہیں آئے گی۔ یہ کمیشن جو ہے کم از کم اس کو آپ ایک سال کا عرصہ دے دیں کہ یہ رپورٹیں بھی آ جائیں، یہ جو آئی ہیں، ان کو دیکھتے ہیں، اس کے ہم کوشش کریں گے کہ پہلی پہل میں ہم یہاں پر جنرل حامد صاحب کو بلائیں، ان کی سٹیٹمنٹ لے لیں، کمیشن کس طرح جا رہا تھا، آپ کو کون سی مشکلات تھیں، یہاں پر کیا ہوا ہے؟ تو میرے خیال میں سلطان صاحب ہمیں ہمیشہ بڑے پیار سے میٹھی گولیاں دیتے ہیں، میرے خیال میں ان کی زبان ویسے بھی میٹھی ہے اور جب ہم کبھی کبھی ایسی بات کرتے ہیں تو وہ ہماری اس اچھی بات کو مانتے نہیں ہیں تو پھر وہ کہتے ہیں کہ وہ غصے میں آ جاتے ہیں، ہم غصے میں نہیں آ جاتے، غصہ ہمیں اس بات پر آتا ہے کہ آپ یہاں پر جب ہمیں وہ بیان دیتے ہیں کہ جس پر آپ کو خود بھی ہنسی آتی ہے لیکن مجبوراً ہوتا ہے لیکن میں سلطان صاحب کو یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت آپ بھی اپوزیشن میں تھے، اس احتساب کمیشن کی مخالفت آپ نے بھی کی تھی، ابھی کیوں سپورٹ کر رہے ہیں؟ جس چیز کی آپ نے اپوزیشن میں مخالفت کی ہے، آج اس چیز کو آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ تبدیلی آئی ہے کیا؟ ہم سلطان صاحب کو ایسی تبدیلی (تالیاں) آپ ہمارے ایک ایسے شہر کے آدمی ہیں جس کو چارسدہ کہتے ہیں، جہاں سے سیاست لوگ سیکھتے ہیں اور سیکھے ہیں، آپ میں اتنی بڑی تبدیلی نہیں آئی ہے کہ اپوزیشن میں آپ کی ایک بات اور گورنمنٹ کی چیئر سے آپ کی دوسری بات ہو، ہم صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ آج

آپ ہمارے ساتھ یہ کمیشن تسلیم کر لیں، اس پر آپ ضد نہ کریں، ہفتے میں رپورٹیں آتی ہیں، مہینے میں آتی ہیں، دو مہینے میں آتی ہیں، خدارا ہم نے کچھ اصلاح بھی کرنی ہے، اگر غلط فیصلے کسی نے کئے ہیں تو پھر اس کی اصلاح تو ہو سکتی ہے، یہاں پر آپ لوگ جب کسی آفیسر کو بلاتے ہیں استحقاق کمیٹی میں اور جب وہ کہتا ہے کہ میں آئندہ نہیں کروں گا، مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو آپ لوگ اس کو معاف بھی کرتے ہیں لیکن کمیشن میں بھی آدمی آجائے تو کمیشن میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کون کتنا گناہنگار ہے لیکن میری آخری گزارش ہوگی سلطان صاحب سے کہ آپ اس کمیشن کو تسلیم کر لیں، یہ بہتر ہے، گورنمنٹ پر بھی زیادہ انگلیاں اٹھتی ہیں، اپوزیشن پر بھی، ایک صفائی آجائے گی، ان شاء اللہ ہم اس قوم کے سامنے صاف ستھرا پیش ہوں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب سلطان محمد خان صاحب!

<u>وزیر قانون:</u> آپ کا بہت شکریہ۔ درانی صاحب نے میرے بارے میں بہت اچھے الفاظ استعمال کئے، اس کا بھی شکریہ لیکن ایک پوائنٹ آف Personal explanation بھی ہے کیونکہ انہوں نے کہا کہ آپ پچھلے دور میں اپوزیشن میں تھے، آپ کا ایک Stance ہے، ابھی دوسرا Stance بھی ہے، ایک تو یہ تھا، ایک ذرا Lighter mood میں بھی بات ہو سکتی ہے کہ اس وقت جس پارٹی سے میرا تعلق تھا، کبھی ہم اپوزیشن میں ہوتے تھے اور کبھی ہم حکومت میں ہوتے تھے، جب رات کو ہم سوتے تھے تو ہم حکومت میں ہوتے تھے اور جب صبح اٹھتے تھے تو پھر ہم اپوزیشن میں واپس چلے جاتے تھے (تالیاں) مجھے ابھی بھی یاد نہیں ہے کہ یہ جن دنوں میں یہ بنا تھا تو ان دنوں میں ہم اپوزیشن میں تھے یا حکومت میں تھے، ایک تو یہ ہو گیا سر، دوسری بات یہ ہے کہ اس لئے تو میں پی ٹی آئی سے متاثر ہوا کہ جب ان پارٹیوں میں میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت وہاں پر جو پالیسیز تھیں، یہاں پر میں دیکھتا تھا، میں بھی یہ کہتا تھا کہ کاش میں بھی پاکستان تحریک انصاف میں آؤں، یہاں پر اپنا رول پلے کروں (تالیاں) تو یہ بھی میری زندگی میں ایک تبدیلی تھی، جب میں روایتی سیاسی پارٹیوں سے نکل کر یہاں پاکستان تحریک انصاف میں ہمارے پرائم منسٹر عمران خان، ہمارے چیف منسٹر محمود خان ان کی یہاں پر جو Dynamic leadership ہے اور جو پالیسیز ہیں، میں آپ کو ایک سچے دل کی بات بتاتا ہوں (تالیاں) سر، اس پارٹی میں جب منور خان صاحب، آپ نے بھی دو تین پارٹیاں بدلی ہیں، ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talk.

<u>وزیر قانون:</u> سر، پاکستان تحریک انصاف اس میں ایک ہے، میں نے محسوس کیا ہے کہ یہاں پر انسان کو جو Space ملتا ہے، اپنی بات کرنے کا ایک موقع ملتا ہے، اگر آپ میں ایک کوالٹی ہے، کوئی آپ میں محنت

ہے تو آپ اپنے آپ کو منوانے کا ایک Spaceاور پلیٹ فارم ملتا ہے۔ میرے خیال میں میں ایک ایسا بندہ ہوں جو یہاں پر بھی میں نے پڑھا، پھر میں باہر ملک گیا، وہاں سے میں نے پڑھ کر واپس آیا، میرے لئے تو یہ، میں بڑا مطمئن ہوں، میرا ضمیر آج بھی مطمئن ہے کہ میں پاکستان تحریک انصاف کا حصہ ہوں سر، بہر حال یہ تو میرا ایک پرسنل اور میں نے ویسے ہی ایک بات بتادی، میں پھر بھی یہ Suggest کر رہا ہوں کہ چونکہ درانی صاحب کا بھی یہی ایک، مجھے پتہ ہے کہ وہ زندگی اور کیریر کے اس مرحلے میں ہیں کہ وہ جو بات کہتے ہیں تو وہ عوام کے لئے اور صوبے کی بہتری کے لئے کہیں گے، ان کا کوئی پرسنل ایجنڈا، میرا پورا ایمان ہے کہ وہ نہیں ہوگا، تو میں Suggest کر رہا ہوں، دیکھیں کمیشنز بن جاتے ہیں، پارلیمنٹری کمیٹیز بن جاتی ہیں، سٹینڈنگ کمیٹیز کو یہ چیزیں حوالے ہو جاتی ہیں، یہاں پر صرف جو پریس کے جو دوست ہیں، وہ کل ایک سرخی لگ جاتی ہے کہ یہ معاملہ جو ہے، یہ فلاں کمیٹی کے حوالے ہو گیا ہے، میں سر، حل کی طرف جانا چاہتا ہوں، میں نے جو Suggest کیا ہے، میں انکار نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں، پہلے جو میں ٹائم مانگ رہا ہوں، تین دن کا کرلیں، چار دن کا، ہفتے کا کرلیں، اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری سے ساری وہ معلومات ہم منگوالیں گے، یہاں پر آپ اس کو سٹڈی کرلیں، اس کے بعد اگر آپ کی پھر بھی یہی رائے ہو کہ یہ کمیٹی میں جانا چاہیئے یا کوئی کمیشن بننا چاہیئے تو پھر ٹھیک ہے، پھر وہ ہم بنالیں گے، اس میں پھر معلومات کے ساتھ جب ہم ایک فیصلہ کریں گے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا، بجائے اس کے کہ ہم بغیر معلومات کے بغیر کوئی چیز دیکھیں، ہم کوئی یہاں پر فیصلہ کریں تو میری ریکویسٹ ہوگی یا تو وہ میری اس Suggestion پر وہ مان جائیں، موؤر جو ہیں اور درانی صاحب جو ہیں، اگر نہیں تو میرے خیال میں گورنمنٹ پھر ان حالات میں جب ہمارے سامنے کوئی چیز ہے نہیں تو پھر ہم سپورٹ نہیں کر پائیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں نے کبھی بھی، اپنے کسی سوال سے جب میں مطمئن ہوتی ہوں تو میں اس پر زور دیتی ہوں اور نہ ہی میں اس کو کمیٹیوں کے حوالے کرنے کا آپ کو کہتی ہوں لیکن یہ سوال چونکہ بہت Important ہے اور یہ سوال ایسا ہے کہ اس پر میں بالکل پیچھے نہیں ہٹوں گی، میں کمیشن پر ضرور یہ بات کروں گی کہ کمیشن بنایا جائے، اگر گورنمنٹ اس کو جس طریقے سے بھی لیتی ہے، سر، دیکھیں، میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں، اس سوال سے ہٹ کر پچاس ارب کا کیس آپ نے خورشید شاہ پر بنایا اور ابھی ابھی، میری بات سنیں نا، اس کو اسی کے ساتھ لنک کر رہی ہوں، پچاس ارب

کا کیس بنااور پچاس ارب روپے ادھر ہی رہ گئے، اب نیب والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی پروف نہیں ہے، اب انہوں نے غیر قانونی گھر کیوں بنایا، سر، اس پر کمیشن بنائیں پلیز-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نیب کی بات وہاں پر آپ کا جو سوال ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں نے بھی آپ کو ریکویسٹ نہیں کی ہے، میں تو یہ ریکویسٹ کر رہی ہوں کہ کمیشن اس پر بنائیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان خان صاحب! آپ ریسپانڈ کریں، کیا کرنا چاہتے ہیں وہ؟

<u>وزیر قانون</u>: سر! ہم تو ریکویسٹ کر سکتے ہیں، نہیں مانتے تو پھر Obviously طریقہ کار یہاں پر ووٹ کا ہی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں ووٹ کے لئے Put کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the Question No. 2461, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

(Pandemonium)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Those who are against it may say 'No'.

<u>Members</u>: No.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Question-----

(Pandemonium)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Question No. 2525, Sardar Hussan, not present, it lapsed. Question No. 2497, Sardar Hussan, not present, it lapsed. Question No. 2521, Mian Nisar Gul, not present, it lapsed. Question No. 2611, Khushdal Khan, not present, it lapsed. Question No. 2734, Shagufta Malik, not present, it lapsed. Question No. 2772, Shagufta Malik, not present, it lapsed. Question No. 2803, Ifikhar Ali Mashwani, not present, it lapsed. Question No. 2818, Mian Nisar Gul, not present, it lapsed. Question No. 2871, Salahuddin, not present, it lapsed. Question No. 2860, Salahuddin, not present, it lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2508 _ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں گریڈ 2 سے 18 تک مختلف آسامیوں پر ملازمین بھرتی ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع دیر بالا و ضلع دیر پائین میں مذکورہ گریڈ کے تمام کنٹریکٹ، ڈیلی ویلجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی فسران، کنسلٹنٹ اور کلاس فور ملازمین کی تعداد کے نام و ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل، تنخواہوں و مراعات کی تفصیل الگ الگ فہرست فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ملازمین میں سے ایسے ملازمین جو اس عرصہ میں مستقل یا ان کو ترقی دی گئی، ان کی بھی علیحدہ فہرست فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی کے ذیلی ادارہ Bureau of Statistics کے زیر نگران پراجیکٹ جس کا نام Development of Regional GDP/Economic Indicators ہے، میں ضلع دیر سے دو ملازمین کنٹریکٹ کی بنیاد پر اور گیارہ ملازمین یومیہ اجرت کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں، جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

دورانیہ	تنخواہ	ڈومیسائل	تجربہ	تعلیمی قابلیت	ولدیت	نام	عہدہ بمعہ سکیل
September, 2014 to present	72,000/3 Fix Pay	دیر پایان	03 سال	BS-Economics (4 Years)	بہادر سید	عمر	اسسٹنٹ اکنامسٹ BPS-16
September, 2015 to March, 2016	25,000/-Fix Pay	دیر پایان	03 سال	BS-Economics (4 Years)	خان محمد	ارشاد محمد	اسسٹنٹ اکنامسٹ BPS-14

LIST DAILY WAGES MEMBERS IN MICS. SURVEY 2016-17 (DISTRICT DIR)

S.NO	NAME OF OFFICIALS	DESIGNATION	PERIOD	REMARKS
1	Mr.	Supervisor	Workin	Automaticall

	Hidayatullah		g only for 150 days	y terminated after expiry survy
2	Mr. Sohail Anjum	-do-	-do-	-do-
3	Miss Lubna	Female Enumerator	-do-	-do-
4	Miss Rahima	-do-	-do-	-do-
5	Miss Hina	-do-	-do-	-do-
6	Miss. Najma Bibi	-do-	-do-	-do-
7	Miss. Tahira Naz	Editor	-do-	-do-
8	Miss. Hira Gul	-do-	-do-	-do-
9	Mr. Fazle Subhan	Data Processing Supervisor	08 months only	-do-
10	Mr. Sadique Muhammad	Male Enumerator	150 days only	-do-
11	Mr. Imran	-do-	-do-	-do-

2417 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 2 سے 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ پولیس اور جیل خانہ جات میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویلجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل محکمہ وائز فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویلجز پر بھرتی ہوئے، انہیں مستقل کیا گیا یا ان کو ترقی دی گئی، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل محکمہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر اعلیٰ): (الف) بحوالہ مذکورہ سوال عرض ہے کہ:

(i) جی ہاں، سال 2013 سے 2018 تک محکمہ پولیس اور محکمہ جیل خانہ جات کے زیر انتظام صوبے کے تمام اضلاع میں سکیل 2 سے 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) (محکمہ پولیس) (i) محکمہ پولیس میں کنٹریکٹ، ڈیلی ویلجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے کلریکل، انتظامی آفسران اور کلاس فور ملازمین کے نام ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ii) عارضی بھرتی شدہ ملازمین میں سے جن ملازمین کو مستقل کیا گیا ہے، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(محکمہ جیل خانہ جات) (i) بھرتی ہونے کلریکل، انتظامی افسران کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور ڈومیسائل کی تفصیل جھنڈا (الف) جبکہ کلاس فور ملازمین اور وارڈرز کی تفصیل جھنڈا (ب) دونوں ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

وہ ملازمین جو کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے اور بعد میں ان کو مستقل کیا گیا، ان ملازمین کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

2525 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر کھیل، ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ، عجائب گھر وامور نوجوانان ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آثار قدیمہ موضع نوگرام کی ترقی کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور آئندہ کے لئے عوام کی سیر و تفریح کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف {سینیئر (وزیر سیاحت، کھیل، ثقافت، امور نوجوانان، اثار قدیمہ و عجائب گھر)}: رانی گٹ نوگرام کے کھنڈرات ضلع بونیر میں محکمہ آثار قدیمہ کی ایک محفوظ شدہ سائٹ ہے، یہ سائٹ 270 کنال ایریا پر مشتمل ہے، اس سائٹ کو محکمہ آثار قدیمہ نے نزدیک ماضی میں روڈ تعمیر کیا اور اس سائٹ کو مزید محفوظ کرنے اور مزید ترقی دینے کے لئے محکمہ کے آنے والے پراجیکٹ ADP Code 1100/180548 میں شامل کیا گیا ہے، جس میں اس سائٹ کی مرمت بحالی اور سیر و تفریح کے لئے مزید ترقی دی جائے گی۔

2497 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (کے آئی ایم ایس) منصوبے کا افتتاح جناب عمران خان صاحب، وزیر اعظم پاکستان نے جون 2016 میں کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے نے جون 2018 کو مکمل ہونا تھا جبکہ اس پر ابھی بھی کام جاری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے کی کل لاگت کتنی ہے، اس منصوبے پر اب تک کل کتنے اخراجات آئے ہیں اور مذکورہ منصوبہ کب مکمل ہوگا، نیز اس منصوبے میں تاخیر کی وجوہات بھی بیان کی جائیں؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، اس منصوبے کو 30-06-2019 کو مکمل ہونا تھا، تاہم اس پر کام ابھی بھی جاری ہے۔

(ج) مزید برآں اس منصوبے کی کل لاگت 2197 ملین ہے، اب تک اس منصوبے پر کل 963.977 ملین اخراجات آئے ہیں، Administrative Approval کے مطابق یہ منصوبہ 30-06-2019 کو مکمل ہونا تھا مگر صوبے کی Financial constraints کی وجہ سے اس منصوبے کو ADPs میں مناسب فنڈز مختص نہ کرنے کی وجہ سے بروقت تکمیل نہ ہو سکے گا۔

2521 _ میاں نثار گل: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 20-2019 میں ضلع کرک کے لئے ضلعی حکومت کی طرف سے ڈینگی اور ملیریا پروگرام کے تحت ضلع کرک کے لئے کوئی رقم رکھی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مد میں ٹوٹل کتنی رقم رکھی گئی ہے، نیز یہ رقم کس کس علاقے میں خرچ کی جائے گی، یونین کونسل وائز گاؤں وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) سال 20-2019 میں ضلع کرک کے لئے ضلعی حکومت کی طرف سے ڈینگی اور ملیریا پروگرام کے لئے مبلغ -/300000 روپے کی رقم کیمیکل خریدنے کے لئے منظور ہو چکی ہے جس کا 25 فیصد بجٹ ریلیز ہو چکا ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل یونین کونسل کے متاثرہ گاؤں میں ڈینگی اور ملیریا سپرے کیا جا چکا ہے۔ نری پنوس، جھنڈہ اسماعیل، بہادر خیل، ڈیری بازار، عیسک خماری، صابر آباد، ذیبی ڈیم ایریا، کرک بازار، آفیشل کالونی، خوشحال خان یونیورسٹی، کے ڈی اے ہسپتال کرک، گاؤں طور ڈھنڈ، الگڑی کرک، رحمت آباد، جندری آیا

خیل، تحت نصرتی بازار، خوجکی کلے اور 20-2019 میں دوبارہ نشاندہی کی بنیاد پر متاثرہ علاقوں میں سپرے کروائے جائیں گے۔

2611 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سپیشل ڈیولپمنٹ یونٹ (SDU) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کا حصہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کا قیام کب عمل میں لایا گیا، یہ کون سے امور سرانجام دیتا ہے، اس کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے اور ان کا سروس سٹرکچر کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) SDU کا قیام صوبائی حکومت نے ستمبر 1984 میں سپیشل ڈیولپمنٹ یونٹ (SDU) قائم کیا، مورخہ 17-11-2016 کو صوبائی حکومت Special Development Unit (SDU) کا نام تبدیل کر کے Sustainable Development Unit (SDU) رکھا، SDU درجہ ذیل امور سرانجام دے رہا ہے۔

(1) مخصوص کثیر الجہد منصوبہ جات (Multi Sectoral Projects) خواہ بیرونی امداد یا صوبائی فنڈ سے یا دونوں (بیرونی اور اندرونی) کی معاونت سے ہو تو صوبائی حکومت SDU کے ذریعے چلاتی ہے کیونکہ صوبے کی سطح پر ایسے پراجیکٹس کو چلانے کے لئے کوئی مخصوص محکمہ نہیں ہے۔

(2) علاقائی ترقی (Regional Development) کے لئے خصوصی اقدامات کرنا۔

(3) صوبائی سطح پر Sustainable Development Goal's کے احداف حاصل کرنے کے لئے مختلف اقدامات تجویز کرنا۔

(4) ایسے منصوبے جس میں کوئی نئی تخلیق (Innovation) کا عنصر ہو، اس کو تجربے کی بنیاد پر چلانا، ملازمین کی تعداد اور ان کا سروس سٹرکچر، SDU کے کل ملازمین کی تعداد (27) ہے، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے، جہاں تک SDU کے ملازمین اور سروس سٹرکچر کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ SDU مارچ 2018 تک پراجیکٹ موڈ پر چلتا رہا، جب صوبائی حکومت نے پراجیکٹس ملازمین کو Khyber Pakhtunkhwa Employees (Regularization of Service) Act, 2018 کے تحت مستقل کر دیا، اس میں SDU پراجیکٹ ملازمین بھی شامل تھے،

چونکہ SDU کے کچھ پراجیکٹ ملازمین نے پشاور ہائیکورٹ میں ایک رٹ پٹیشن داخل کی اور عدالت نے رٹ پٹیشن پر حکم امتناعی جاری کیا، اس لئے پشاور ہائی کورٹ کا فیصلہ آنے تک سروس سٹرکچر پر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

2734 _ محترمہ شگفتہ ملک: آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017 کی سیکشن 124 کے تحت صوبائی اور ضلعی سطح پر پبلک سیفٹی فنڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کی گزشتہ ایک سال کی تفصیل اور یہ فنڈ کہاں اور کیسے استعمال کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) تاحال خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017 کی سیکشن 124 کے تحت صوبائی اور ضلعی سطح پر پبلک سیفٹی فنڈ کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا۔

2772_ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017 کی سیکشن 66 کے تحت صوبے کے تمام ریجن میں ریجنل پولیس کمپلینٹ اتھارٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سات ریجن کے کمپلینٹ اتھارٹی کے ممبران کی تعداد، نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور تجربے کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ایک سال میں مذکورہ اتھارٹی کو کتنے کیس موصول ہوئے اور کتنے کیسوں پر کارروائی عمل میں لائی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) بمطابق رپورٹ سی سی پی او پشاور جملہ ریجنل پولیس آفیسرز خیبر پختونخوا (خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017 سیکشن 66) کے تحت ریجنل پولیس کمپلینٹ اتھارٹی کے قیام کا عمل وضع کیا گیا ہے لیکن حکومت کی جانب سے تاحال خیبر پختونخوا کے کسی بھی ریجن میں مذکورہ پولیس کمپلینٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا ہے۔

(ب) جز (الف) کی روشنی میں جز (ب) کا جواب نفی میں ہے، تاہم مذکورہ بالا ایکٹ کے مطابق ریجنل پولیس کمپلینٹ اتھارٹی تین ممبران بشمول چیئرمین پر مشتمل ہوتی ہے، یعنی (1) ریٹائرڈ سول سرونٹ گریڈ 21، (2) ریٹائرڈ جج یا آفیسر گریڈ 21، (3) یا ماسٹر ڈگری ہولڈر جو کہ انتظامی امور میں تقریباً 20 سال کا تجربہ رکھتا ہو، خواہ کسی بھی پرائیویٹ شعبے سے وابستہ ہو۔

2803 _ جناب افتخار علی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں سال 2018 سے تا حال بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس طریقہ کار کے مطابق بھرتیاں ہوئی ہیں، کتنے لوگوں نے نوکری کے لئے درخواستیں دیں، کتنے لوگ کن کن پوسٹوں پر بھرتی کئے گئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال مردان میں سال 2018 سے تا حال کلاس فور بھرتی کی گئی ہے، جس کے لئے حکومت کے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی مہیا کردہ لسٹ کے مطابق بھرتی کی گئی، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

2818 <u>میاں نثار گل:</u> کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 19-2018 میں ڈینگی اور ملیریا پروگرام کے تحت ضلع کرک کو سپرے کی مد میں کتنی رقم دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جہاں پر سپرے کیا گیا ہے، ان گاؤں کے نام، یونین کونسل وائز بتائے جائیں، نیز خرچ شدہ رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں، سال 19-2018 میں ضلعی حکومت کی طرف سے ڈینگی اور ملیریا پروگرام کے مبلغ -/300000 روپے کی رقم کیمیکل کی خریداری کے لئے مختص کی گئی تھی۔

(ب) سال 19-2018 میں مندرجہ ذیل یونین کونسل کے ان متاثرہ گاؤں میں ڈینگی اور ملیریا کے سپرے کئے جا چکے ہیں، مکمل یونین کونسل نری پنوس، مکمل سپرے یونین کونسل بہادر خیل، مکمل یوسی ٹیری، مکمل یونین کونسل غنڈی میر خان اور درجہ ذیل یونین کونسل جو لشمینیا، ملیریا اور ڈینگی وباء سے متاثرہ گاؤں میں سپرے کئے جا چکے ہیں، ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

یوسی کرک، یوسی کرک جنوبی، یوسی لتمبر، میٹھا خیل گاؤں، لواغر، یوسی عیسک چونترہ، یوسی کونسل جندری گاڑا آیا خیل، صابر آباد بازار، گاؤں کیسر کلے، گاؤں گروری چار خیل، ذیبی ڈیم ایریا، یوسی پلوسی، مین اڈہ،

یوسی چوکارہ، یوسی جہانگیری، گاؤں خوجکی کلے، تخت نصرتی بازار، یوسی شنواہ گڑی خیل مین گاؤں وغیرہ، مزید برآں مبلغ -/300000روپے 19-2018 کے لئے خرچ ہو چکے ہیں۔

2871 _ Mr. Salah uddin: Will the Minister for Home and Tribal Affairs state:

(A) That what has been done so far, to tackle the issue of Road blockage throughout Peshawar;

(B) What does government intend to do in future to manage the said Road blockage, provide complete detail?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): The Peshawar city is facing grave traffic issues with the commencement of BRT mega project, started on 19-10-2017. Subsequently, City Traffic Police, Peshawar earnestly resorted for managing various diversions for the long corridor and construction sites to elevate the suffering of general public. An additional deployment of 700/800 traffic officials have also been made at BRT construction sites to mitigate traffic issues. Moreover, awareness campaigns have also been launched continuously to educate, facilitate and regulate the road users on priority basis about traffic rules, BRT alternate routes and multiple diversions plans in the best interest of public.

2860 _ Mr. Salahuddin: Will Minister for Establishment state that:

(A) Recruitment in the Police and other departments will be carried out through the Governor or through his consent in the erstwhile FATA;

(B) If so, then under which law, as the erstwhile FATA is now the part of Khyber Pakhtunkhwa and Chief Minister is the Chief Executive of the Province;

(C) The Minister may please be given assurance on the floor of the House, the transparency in the said recruitment process;

(D) As recommendation of the MPAs of adjacent constituencies taken into consideration given detail please?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (A) Recruitment/introduction in Police Department/Levies are carried out under section-34 of the Police Act, 2017. District Levies are recruited under section-IV of the Federal Levies Rules, 2013.

(B) Nil.

(C) All the recruitment process in Police Department will be carried out through accredited testing agency and Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission.
(D) Nil.

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور ختم ہوا، آئٹم نمبر 3، Leave Applications: یہ کچھ Leave Applications آئی ہیں، آپ کے سامنے Put کرتا ہوں: جناب اکبر ایوب صاحب، آج کے لئے، جناب محمد نعیم صاحب، آج کے لئے، جناب نزیر احمد عباسی صاحب، آج کے لئے، جناب محمد ظاہر شاہ، آج کے لئے، مسماۃ عائشہ نعیم صاحبہ، آج کے لئے، مسماۃ زینت بی بی آج کے لئے، مسماۃ ملیحہ علی اصغر صاحبہ، آج کے لئے، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، آج کے لئے، مسماۃ ماریہ فاطمہ صاحبہ، آج کے لئے، جناب پیر مظفر صاحب، آج کے لئے، مسماۃ نعیمہ کشور صاحبہ، آج کے لئے، افتخار علی مشوانی صاحب، آج کے لئے، جمشید خان مہمند آج کے لئے، شفیق آفریدی صاحب، آج کے لئے، شفیق آفریدی صاحب، حلقہ 105 والے، مسماۃ شاہدہ صاحبہ، آج کے لئے، عاقب اللہ خان صاحب، آج کے لئے، مسماۃ نادیہ شیر صاحبہ، آج کے لئے، مسماۃ سومی فلک ناز صاحبہ، آج کے لئے۔ چھٹی کی درخواستیں آپ کو منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, call attention notice, Mian Nisar Gul, not present. It lapsed. Salahuddin, call attention notice No. 503, not present, it lapsed.

خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اور انفورسمنٹ آف ہیومن رائٹس ترمیمی بل 2019 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, honorable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of the Human Rights (Amendment) Bill, 2019, in the House. Law Minister Sahib!
Mr. Sulthan Muhammad Khan (Minister for law): Thank you, Sir. Mr Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights (Amendment) Bill, 2019, in the House
Mr. Deputy Speaker: It stands introduced. Item No. 9: Please, start discussion on agenda.

اپوزیشن کی طرف سے اگر کچھ نام ہیں، اس پر اگر کوئی ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کر لیں، میں فلور دے رہا ہوں، کوئی بات کر لیں۔ جناب سلطان محمد خان صاحب!

وزیر قانون: میں تو کم از کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت اگر کیبنٹ ممبرز آپ دیکھیں تو میں بھی موجود ہوں، ہمارے ڈاکٹر امجد صاحب بھی موجود ہیں اور کامران بنگش صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں، ہمارے آنریبل ٹریژری ممبرز بھی موجود ہیں۔ Basically چونکہ گورنمنٹ کا کام، اگر میں اپنی بات کروں تو گورنمنٹ کا کام تو یہی ہے کہ یہاں پر اگر کوئی ایشو ہے تو میں اس کو ایڈریس کروں، اس کا جواب دوں تاکہ عوام کو بھی پتہ چل سکے، میڈیا کو بھی پتہ ہو اور یہاں فلور آف دی ہاؤس پر بھی بات سامنے آسکے، میں تو اپنی ڈیوٹی نبھانے کے لئے میرے اور بھی کولیگز جو ہیں، ہم تو اپنی ڈیوٹی نبھانے کے لئے یہاں پر موجود ہیں، اگر ہمارے جو ممبرز ہیں، ان کا کوئی اس میں کچھ ہے تو میں تبھی جواب دے سکتا ہوں، ویسے اگر آپ کہتے ہیں تو ہمارے پاس ہر وقت تقریر تیار پڑی ہوتی ہے، ہم کسی بھی ٹائم کسی بھی ٹاپک کے اوپر آپ جتنا بھی چاہیں تو ان شاء اللہ دو تین منٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر کچھ بات کریں۔

وزیر قانون: تو سر، یہ تو ابھی، میرے خیال میں دو باتیں ہو سکتی ہیں، ویسے ایک تو یہ ہے کہ یا تو ہم ایڈجرن کریں، ریکویسٹ یہ ہو سکتی ہے کیونکہ ہمارے اپوزیشن کے دوست بہت زیادہ خفا ہیں، ایک تو یہ ہو سکتا ہے، یہ آپ نہیں کرتے تو پھر آپ بریک لے لیں، ان کو پھر اگر منالیں اور پھر واپس جب آجائیں اور یہاں پر ڈسکشن کر لیں، سر، یہ دو طریقے ہیں، ابھی آپ چیئر کے اوپر بیٹھے ہیں، آپ پھر رولنگ یا آپ کوئی ڈائریکشن دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان محمد خان صاحب! یہ سیشن جو کال کیا گیا ہے، یہ اپوزیشن کی ریکویسٹ پر کال کیا گیا تھا، ان کا ایجنڈا ہے، ان کے پوائنٹس ہیں اور مجھے نہیں لگ رہا کہ وہ سیشن بھی کال کرتے ہیں اور پھر اس میں دلچسپی بھی نہیں لیتے، اس سیشن پر ایک قسم کے ہمارے کافی اخراجات آتے ہیں، اپوزیشن سیشن کال بھی کرتی ہے اور اس کو پھر سیریس بھی نہیں لیتی، تو یہ اچھی بات نہیں ہے، یہ میڈیا کو بھی پتہ ہونا چاہیئے اور تمام لوگوں کو پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ صرف وقت ضائع کرنے کے لئے سیشن کال کرتے ہیں، آپ بات کرنا چاہتے ہیں، میری ریکویسٹ ہے اپوزیشن سے بھی کہ آپ نے اجلاس کال کیا ہے، مہربانی کر کے اجلاس میں آئیں،

اس لئے کہ آپ کی ریکوزیشن پر یہ سیشن کال ہوا ہے، اگر آپ سیریس نہیں ہیں تو پھر آپ گورنمنٹ کا پیسہ ضائع نہ کریں۔ جی فضل حکیم صاحب!

جناب فضل حکیم یوسفزئی: شکریه جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی، ډیره شکریه د ټائم را کولو، زمونږ د پاره اپوزیشن ډیر محترم دے او مونږه ئے قدر هم کوؤ، عزت ئے هم کوؤ، په حکومت کښې ناست یو، مونږ به د هغوی ډیر خیال ساتو ولې چې الله پاک مونږ ته د حکومت دویمه موقع راکړه خو زه یو سوال کوم چې مونږه اوریدلو، مونږ ورته غلی ناست یو چې دوئ څه وائی، مونږه ئے اورو، د دوئ کوئسچنز مونږه اورو، د دوئ هره خبره اورو، کوم جواب چې ورله مونږ ورکوؤ، پکار دا ده چې دوئ هغه لاء هم اووائی، د اسمبلئ رولز هم اووائی، قانون هم دے، د جرګې هم مسئله ده چې دوئ خبره اوکړی، زه ورله جواب ورکوم چې هغوی جواب نه اوری او دوئ په ما باندې کوئسچن اوکړی او بیا مونږ ته سیټونه پریږدی او دوئ واپس لاړ شی، نو زما په خیال دا د ټائم هم ضیاع ده او منسټران صاحبان ناست دی، ایم پی ایز صاحبان ناست دی، هر سړی له خپل خلق راغلی دی دلته، د هغوی آفسز دی، دفتری دی، د هغوی کارونه هم رکاؤ شی او دوئ دا را اوغواړی، د حکومت هم تاوان اوکړی، پکار دا ده چې مهربانی اوکړی دا چلونه دې دوئ نه کوی، کوئسچن کوی نو بیا ئے چې اوری هم۔ ډیره مننه، شکریه۔

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10, please start discussion on Question No. 2520, relating to Sports, Culture Department, notice given by Sardar Husain Babak Sahib, lapsed.

لیاقت صاحب! آپ دو منٹ کے اندر اپنی بات کریں، جی لیاقت علی صاحب۔

جناب لیاقت علی خان: شکریه جناب سپیکر! یقیناً دا څو ورځې مونږه، دا یو کال خو زمونږه اوشو چې مونږه دلته اورو چې معمولی خبره کوؤ نو بیا اپوزیشن والا آسمان ته خیژی، یقیناً پرون ئے چې څومره وئیلی دی ټوټل، رښتیا په هغې کښې هیڅ هم نه وو، دوئ وئیل چې یره مونږه 124 هسپتالونه جوړ کړی دی نو زه د هیلتھ سټینډنګ کمیټئ کښې یم، د 124 چوکیدارانو د پاره ئے جوړ کړی دی چې په هغه 124 چوکیداران نوره کومه عمله، خلق چې پکښې وو، ډاکټران څومره

خلق چې وو نو په دغه ډی آئی خان کښې د دوئ په حکومت کښې دوئ جوړ کړې وو، نو د 124 چوکیدارانو بهرتی کولو د پاره ئے جوړ کړی وو. زمونږ د پاره ګوره صرف بلډنګ جوړولو باندې هسپتال نه جوړیږی، پرون هیلتهـ منسټر صاحب ته دوئ دې قسمه خبرې کولې، که دوئ هسپتال جوړ کړے دے نو د حکومت په پیسو ئے جوړ کړے دے او عمران خان چې هسپتالونه جوړ کړی دی نو در په در ئے ورله پیسې راغونډې کړی دی، قوم ته ئے ریلیف ورکړے دے، دوئ چې کوم څه کړی دی نو صرف وائی مونږه ورله مشینریانې راوړې دی، هغه مشینریانې ئے ټولې د خپلو کمیشنو د پاره راوړې وې او ټولې پکښې اوس زما د نیا هسپتالونه داسې دی چې کونترو پکښې جالې کړې دی، هغه یو هم Install نه دے، دوئ صرف د خپلو کمیشنو د پاره دغه راوړی، دا مشینریانی راوړی خو قوم ته ترې څه فائده نشته او ټول عمر له د دوئ خبرې مونږ اورو که د حکومت دا اسمبلئ صرف د اپوزیشن د پاره وی نو بیا مونږ ته چهټی راکړئ چې څو که نه وی نو په نمبر به راسره خبرې کوئ، مونږه چې پاسو نه مونږ ته موقع نه ملاویږی او دوئ هر یو پنځوس پنځوس څل پاسی، زما د علاقې ساده خلق دی، هغوی چې راشی نو ماته وائی یره تاسو ته دا موقع ولې نه ملاویږی، اپوزیشن والا خو پنځوس څل پاسی، نو هغوی د دې نه خبر نه دی چې دوئ ناروا خبرې کوی، وائی د دې ناروا خبرو جواب ئے خو کوئ کنه، نو ټول عمر له د اپوزیشن والا ناروا وائی، په ناروا پورې اینښتی دی، پرون دغه یوې چې کومې خبرې کړی دی، دلته میډیا والا راغستې دی نو هغې ته نن زه وایم چې پرون خو تا ماله دلسو ګولو Suggestion راکړے وو خو تا ته 35 پکار دی چې نن تا 35 خوړلې وې، د 35 ګولونه په کمه ستا بیا ګزاره نه کیږی او یقیناً دا څومره چې دوئ راغونډیږی او مونږ ته وائی، اجلاس د دوئ په دغه باندې راغونډیږی خو دوئ بیا هغه اجلاس ته کښینی نه، صرف خپلې قصې مونږ ته غږوی او بیا رانه ځی بیرته نو دغه خو زه وایم، خو دا زما خپله رائے ده چې د دې اجلاس څه فائده نشته چې دوئ قصې کوی بیا جواب بیرته نه اوری، نو بس د اپوزیشن اجلاس دے او که د هر چا چې دے، دا خو اوس زما په خیال سره د دوئ دا خبره دې ختمه کړې شی، مونږ به خپل اجلاس را اوغواړو او هغه به ټهیک ټهاک وی ان شاءالله او زه د

دې سره که تاسو اجازت راکوئ، ما تاسو نه په پوائنټ آف آرډر باندې يو خبره کول غوښتل.....

جناب ڈپٹی سپیکر: ذر کوه کنه جی۔

جناب لیاقت علی خان: نو چې هغه هم اوس اوکړم۔ زما په علاقه کښې پرون سیلاب راغلے دے او په هغې کښې د يو کور درې ماشومان ئے اوړی دی چې دوه لاشونه برآمد شوی وو او هغه يو لاش لا هم نه دې برآمد شوے او دومره زياته ږلئ شوې ده چې ولاړ فصلونه ئے ټول تباه کړی دی، زمونږه په علاقه کښې د يو فصل پټی دی، هغه علاقه کښې يو فصل کيږی، د شولو او هغه شولې ټولې ئے تباه کړی دی، نو زه د حکومت نه دا درخواست کوم چې د غه علاقه د آفت زده قرار کړی او د دغه غريب خلقو د دغه فصلونو ازاله د اوشی ولې چې هغه غريب خلق دغه يو فصل ته ناست وی، کال د ولس مياشتې او هغه فصل ترې د قدرتی آفت د وجې نه، د ږلئ د وجې نه ټول ختم شو۔ جناب سپیکر صاحب! دا يو توجو غواړم چې زمونږه په علاقه کښې هم دغه فصل کيږی او هغه بيګاه ږلئ ختم کړے دے، يو دغه کور د خلقو چې دے، سی ايم صاحب هم په هغې باندې دغه اغستے دے، سی ايم صاحب ته خبر رارسيدلے وو نو هغه پرې هم اظهار افسوس کړے دے خو زه وايم چې د دغه غمزده کورنئ سره د هم مرسته اوشی او زمونږه دغه علاقه د آفت زده قرار شی چې د دغه خلقو کوم نقصانات شوی دی چې د هغې ازاله اوشی۔ ډيره مننه کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنسرنډ ډيپارټمنټ چې کوم د دې دے، دې ته هدايت ورکړے کيږی چې د دې پورا دغه اوکړی، رپورټ پرې پيش کړی، کنسرنډ منسټرئ ته جی۔

The session is adjourning till 10:00 a.m, Friday morning.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 04 اکتوبر 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)